93660 - روزے پر جھوٹ کا اثر

سوال

اگر کوئی شخص ملازمت سے عمرہ پر جانے کے لیے چھٹی لے اور اس کے لیے کوئی اور ویزہ بھی دکھائے اور عمرہ پر نہ جائے تو اس کے روزے اور نماز کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر اس نے عمرہ پر جانے کی بنا پر چھٹی لی ہو اور حقیقت میں وہ عمرہ پر نہ جانا چاہے تو یہ جھوٹ میں شمار ہوتا ہے، اور اس کے نتیجہ میں لی جانے والی رخصت صحیح نہیں، اس چھٹی کے ایام کی تنخواہ لینا حرام ہو گی، اس کے لیے حلال نہیں.

جس نے بھی ایسا کیا ہے اس کے لیے اللہ تعالی کے ہاں توبہ و استغفار کرنی ضروری ہے، اور وہ اپنی ملازمت پر واپس جائے.

رہا اسکا نماز اور روزہ پر اثر انداز ہونا تو نماز اور روزہ صحیح ہیں، لیکن یہ اس کی دلیل ہے کہ بندے نے نماز اور روزہ اس طرح ادا نہیں کیا جس طرح اللہ تعالی نے ادا کرنے کا حکم دیا ہے، کیونکہ اگر وہ بالکل اسی طرح نماز کی ادائیگی کرتا تو نماز اسے برائی اور غلط کاموں سے منع کرتی جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

نماز پابندی سے ادا کرو، یقینا نماز برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے العنکبوت (45).

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ جھوٹ و فراڈ اور دھوکہ اور سب و شتم وغیرہ یہ سب معاصی و گناہ اور برائی ہیں، اس سے روزہ دار کے اجروثواب میں کمی پیدا ہوتی ہے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص غلط باتیں اور ان پر عمل کرنا اور جہالت نہیں چھوڑتا تو اللہ کو اس شخص کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6057).

اور طبرانی نے معجم طبرانی الصغیر اور الاوسط میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے:

" جو شخص بدزبانی اور جھوٹ نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالی ك واس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب و الترھیب میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور قول زور کی تفسیر جھوٹ کی گئی ہے، جو کہ روزہ دار کی جانب سے جھوٹ بولنے کی قباحت کی دلیل ہے، اور اس کی دلیل ہے کہ اس وجہ سے وہ اپنے روزہ کو رد کرنے اور قبول نہ ہونے کی طرف لے جا رہا ہے.

عون المعبود کے مصنف لکھتے ہیں:

" لم یدع " یعنی نہیں چھوڑتا

" قول الزور " اس سے مراد جھوٹ ہے.

" فلیس لہ حاجۃ " ابن بطال کہتے ہیں: ا سکا معنی یہ نہیں کہ اسے روزہ ہی چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے، بلکہ ا سکا معنی تو یہ ہے کہ وہ جھوٹ وغیرہ سے روزہ کی حالت میں اجتناب کرے.....

اور ابن منیر کہتے ہیں: بلکہ یہ روزہ قبول نہ ہونے کا کنایہ ہے.

اور ابن عربی کہتے ہیں: اس حدیث کا تقاضا ہے کہ اس شخص کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا.....

اور اس حدیث سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اس طرح کے قبیح اعمال روزے کے ثواب میں کمی پیدا کرتے ہیں " انتہی.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (50063) کے جواب کا بھی مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .